7. غزل

پروین شاکر

پڑھیے، سوچیے اور جواب دیجیے۔

مرنے کی دعا کیوں مانگوں جینے کی تمنا کون کرے
یہ دنیا ہو یا وہ دنیا اب خواہش دنیا کون کرے

جب کشتی ثابت و سالم تھی ساحل کی تمنا کس کو تھی
اب ایسی شکستہ کشتی پر ساحل کی تمنا کون کرے

جو آگ لگائی تھی تم نے اس کو بجھایا اشکوں نے
جو اشکوں نے بھڑکائی ہے اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے

SCERT TELANGANA

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ شاعر کو کس چیز کی خواہش نہ رہی؟

2۔ شاعر، ساحل کی تمنا سے کیوں گریز کر رہا ہے؟

3۔ اشکوں کی آگ کس طرح بجھائی جاتی ہے؟

ماخذ

یہ غزل پروین شاکر کے مجموعہ کلام خوشبو سے ماخوذ ہے

طلبا کے لیے ہدایات

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

غزل

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہوگئے
موسم کے ہاتھ بھی بھیگ کے سفاک ہوگئے

بادل کو کیا خبر کہ بارش کی چاہ میں
کیسے بلند و بالا شجر خاک ہوگئے

جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں
بچے ہمارے عہد کے چالاک ہوگئے

لہرا رہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس
سورج کی شہہ پر تنکے بھی بے باک ہوگئے

بستی میں جتنے آب گُزیدہ تھے سب کے سب
دریا کے رخ بدلتے ہی تیراک ہوگئے

جب بھی غریبِ شہر سے کچھ گفتگو ہوئی
لہجے ہوائے شام کے نمناک ہوگئے

صنف کی تعریف

غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنا ہے۔لیکن دور جدید کے شعراء نے صنف غزل میں سیاسی، سماجی، مذہبی اور فلسفیانہ خیالات کو بھی پیش کیا ہے۔غزل کے پہلے شعر کو **مطلع** کہتے ہیں۔جس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جاتی ہے۔اگر غزل کے دوسرے شعر کے دونوں مصرعوں میں بھی قافیہ اور ردیف کی پابندی کی جائے تو **حسن مطلع** کہلاتا ہے۔غزل کے آخری شعر کو **مقطع** کہتے ہیں۔جس میں شاعر اپنا **تخلص** پیش کرتا ہے۔غزل کا ہر شعر معنی و مفہوم کے لحاظ سے مکمل ہوتا ہے نظم کی طرح ایک شعر دوسرے شعر سے مربوط نہیں رہتا۔غزل کے ہر شعر کے دوسرے مصرعے میں **قافیہ اور ردیف** کی پابندی کی جاتی ہے۔شعر کے آخری لفظ کو **ردیف** کہتے ہیں۔ردیف سے پہلے آنے والے ہم وزن الفاظ کو **قافیہ** کہتے ہیں۔عموماً غزل میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ اکیس اشعار ہوتے ہیں۔

غزل کی تشریح

پہلے شعر میں شاعرہ نے کہا ہے کہ بارش کی بوندوں کی وجہ سے پھول بکھر گئے ہیں۔اور پھولوں کی اسی نزاکت اور کمزوری نے موسم کو ظالم اور بے رحم بنادیا ہے۔اس شعر میں اشارہ ہے کہ مظلوم کی بزدلی اور کمزوری بھی اکثر ظالم کو سفاکی پر آمادہ کرتی ہے۔

دوسرے شعر میں شاعرہ نے بادل کی بے خبری کو موضوع بناتے ہوئے کہا ہے کہ بارش کی خواہش میں جیسے بلند و بالا درخت بھی خاک ہو جاتے ہیں اُسی طرح انسان اپنی بے جا تمناؤں اور خواہشوں کی تکمیل کی کوشش میں اپنی عزت نفس اور وقار کو کھو دیتا ہے۔

تیسرے شعر میں پروین شاکر نے اپنے عہد کے بچوں کی چالاکی کو موضوع بنایا ہے کہ وہ جگنو کو دن کی روشنی میں پرکھنا چاہتے ہیں۔جگنو کی جانچ کرنا چاہتے ہیں کہ آخر وہ رات ہی کو کیوں چمکتا ہے۔اس شعر میں عصری حسیت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا کہ آج کل ناممکنات کو ممکن بنانے کی جستجو اور لگن ہر طرف دکھائی دیتی ہے۔

چوتھے شعر میں شاعرہ کہتی ہیں ہے کہ سورج کی روشنی سے حوصلہ پا کر گھاس کے تنکے بھی بے باک ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں اس شعر میں بھی طنزیہ انداز اختیار کیا گیا ہے کہ بعض اوقات کمزور اور کم ظرف آدمی بھی کسی زور آور اور طاقتور کے ساتھ مل کر خود کو بڑا سمجھنے لگتا ہے۔اور خودستائی اور خودنمائی کرنے لگتا ہے۔

پانچویں شعر میں شاعرہ نے بزدل افراد پر طنز کیا ہے کہ وہ ظالم کے آگے حق بات کہنے کی جرأت تو نہیں کرتے بلکہ اُس کی پیٹھ پیچھے اپنی بڑائی اور ہمت کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔

مقطع میں پروین شاکر نے دیارِ غیر میں بسنے والے لوگوں کی حالت کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اُن کی غریب الوطنی کی حالت سن کر اکثر لوگ رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

شاعرہ کا تعارف

پروین شاکر 24رنومبر 1952ء کو کراچی (پاکستان) میں پیدا ہوئیں۔ان کے والد کا نام سید شاکر حسین تھا۔ پروین شاکر کا گھرانہ علمی، ادبی اور مذہبی تھا۔ انہیں اوائل عمر ہی سے شاعری کا ذوق تھا۔ وہ میرانیس سے متاثر تھیں۔ انہوں نے ایم۔اے کیا اس کے بعد سول سروس امتحان میں کامیابی حاصل کی اور محکمہ کسٹم سے وابستہ ہوگئیں۔ ابتداء میں ان کا تخلص بیؔنا تھا۔ بعد میں انہوں نے اپنا تخلص تبدیل کیا۔

پروین شاکر کے پانچ شعری مجموعے منظر عام پر آ چکے ہیں۔ خوشبو، صدبرگ، خود کلامی، انکار اور کف آئینہ۔ اُن کے مجموعہ کلام ہیں۔ جس سے اُنہیں بین الاقوامی شہرت حاصل ہوئی۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ 26رڈسمبر 1984ء کو ایک کار حادثے میں ان کی موت واقع ہوگئی۔

پروین شاکر نے غزلوں کے ساتھ ساتھ نظمیں بھی کہیں ہیں۔ ان کی شاعری میں نسائی رنسوانی جذبات کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ ان کے بعض شعر تو ہندو پاک میں زبان زد خاص و عام ہوئے۔ مثلاً

ریل کی سیٹی میں کیسی ہجر کی تمہید تھی
اس کو رخصت کر کے گھر لوٹے تو اندازہ ہوا

چھونے سے قبل رنگ کے پیکر پگھل گئے
مٹھی میں آ نہ پائے کہ جگنو نکل گئے

آگے تو صرف ریت کے دریا دکھائی دیں
کن بستیوں کی سمت مسافر نکل گئے

پروین شاکر نے اردو شاعری کے منظر نامہ پر نیا تخیل، نئی تشبیہات، نئی لفظیات اور نئے تراکیب کا اضافہ کیا۔

یہ کیجیے

I سمجھنا۔ ردعمل کا اظہار

A اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ موسم کے ہاتھوں کو شاعرہ نے سفاک کیوں کہا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

2۔ شاعرہ کا کہنا ہے کہ اس دور کے بچے چالاک ہوگئے ہیں۔ کیا آپ اس سے اتفاق رکھتے ہیں؟ وضاحت کیجئے؟

B۔ پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) غزل پڑھیے اور قافیوں کی نشاندہی کیجیے۔

SCERT TELANGANA

(ب) ذیل کے مصرعوں کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ کیسے بلند وبالا شجر خاک ہو گئے۔
2۔ جگنو کو دن کے وقت پرکھنے کی ضد کریں۔
3۔ سورج کی شہہ پہ تنکے بھی بے باک ہو گئے۔
4۔ بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہو گئے۔
5۔ دریا کے رخ بدلتے ہی تیراک ہو گئے۔

(ج) ذیل کے اشعار پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھیے۔

اسی فریب نے مارا کہ کل ہے کتنی دور
اس آج کل میں عبث دن گنوائے ہیں کیا کیا

پہاڑ کاٹنے والے زمیں سے ہار گئے
اسی زمین میں دریا سمائے ہیں کیا کیا

بلند ہوتو کھلے تجھ پہ زور پستی کا
بڑے بڑوں کے قدم ڈگمگائے ہیں کیا کیا

خدا ہی جانے یگانہ میں کون ہوں کیا ہوں
خود اپنی ذات پہ شک دل میں آئے ہیں کیا کیا

1. آدمی ہمیشہ کس دھوکے میں رہتا ہے؟
2. زمیں سے ہارنے اور زمین میں سمانے کا کیا مطلب ہے؟
3. بڑے بڑے لوگوں کے قدم کیوں ڈگمگاتے ہیں؟
4. شاعر کو کس بات کا شک گزرتا ہے؟

(د) دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ پروین شاکر کی شاعری کی اہم خصوصیات کیا ہیں؟
2۔ بارش میں پھولوں کا کیا حشر ہوا؟
3۔ اونچے اونچے درخت مٹی میں کیوں مل گئے؟
4۔ ہمارے عہد کے بچے کیا چاہتے ہیں؟
5۔ گھاس نے برف کی چادر کیوں کر ہٹائی؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

II اظہارِ ما فی الضمیر ۔ تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ پھولوں کے تن چاک ہونے سے شاعرہ کی کیا مراد ہے؟

2۔ آپ کی نظر میں بچوں کو چالاک ہونا چاہئے یا نہیں؟ کیوں؟

3۔ سورج کی روشنی پڑنے سے تنکوں کو کیا حوصلہ ملا ہے؟

4۔ آب گزیدہ سے کیا مراد ہے؟

5۔ وطن سے دور لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1۔ شاعرہ کا کہنا ہے کہ بارش کے انتظار میں بلند و بالا درخت بھی سوکھ کر خاک میں مل جاتے ہیں۔ بارش کے نہ ہونے سے انسانوں، جانوروں، پرندوں، چرندوں، کھیتوں اور کھلیانوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟ تفصیل سے اپنے مشاہدات لکھیے۔

2۔ انسان اپنی بے جا خواہشات کی تکمیل میں کیوں کر بے حیثیت ہوتا ہے؟ تفصیل سے لکھیے۔

(ج) تخلیقی انداز میں لکھیے۔

1۔ ''شجرکاری کے فوائد'' عنوان پر ایک مضمون لکھیے۔ اور اسے دعائیہ اجتماع میں پڑھ کر سنائیے۔ یا
'شجرکاری کے فوائد' عنوان پر نعرے لکھیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے۔

(ا) آپ کے دوست کے والد انتہائی غربت کے باوجود اپنی ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل کے لئے بُرے راستوں کو اپنانے کے بجائے سادگی و شرافت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں اور دوسروں کے لئے مثال بنے ہوئے ہیں۔ آپ اُن کی توصیف کس طرح بیان کروگے؟ لکھیے۔

لفظیات

III زبان شناسی

ذیل کے الفاظ ذو معنی ہیں۔ جملے کی مناسبت سے خط کشیدہ الفاظ کے معنٰی لکھیے۔

چاک — چاہ — غربت

1۔ سلیم تختہ سیاہ پر **چاک** سے لکھ رہا ہے۔ (   )

2۔ درزی نے استر کا کپڑا **چاک** کر دیا۔ (   )

3۔ رامو کی بیل گاڑی کا **چاک** ٹوٹ گیا۔ (   )

SCERT TELANGANA

4۔ عالیہ ترقی کرنے کی چاہ رکھتی ہے اس لئے بہت محنت سے پڑھتی ہے۔ (   )

5۔ دنیا بھر سے حج کو جانے والے چاہ زم زم سے آب زمزم لاتے ہیں۔ (   )

6۔ حامد کا کاروبار تباہ ہو گیا اور وہ غربت کا شکار ہو گیا۔ (   )

7۔ دیارِ غربت میں وطن کی یاد بہت آتی ہے۔ (   )

قواعد

(الف) ان اشعار میں صنعت کنایہ کی نشاندہی کیجیے۔

بارش ہوئی تو پھولوں کے تن چاک ہو گئے ۔۔۔ موسم کے ہاتھ بھیگ کے سفاک ہو گئے

لہرا رہی ہے برف کی چادر ہٹا کے گھاس ۔۔۔ سورج کی شہ پہ تنکے بھی بے باک ہو گئے

منصوبہ کام

1۔ پروین شاکر کی غزل کی طرح اور خاتون شعرا کی چند غزلوں کو اخبارات، ادبی رسالوں اور دیگر ذرائع سے اکٹھا کر کے خاتون شعرا کا مختصر مجموعہ کلام ترتیب دیجیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21